دو مختلف شہروں میں دو بیویاں ہوں، تو شوہر کے لیے نماز میں قصر کرنے کا حکم

مجیب: مفتی محمد قاسم عطاری

فتوی نمبر: FSD -8884

تاریخ اجراء: 28 شوال المکرم 5144ھ 07 مئی 2024ء

دار الافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین اس مسئلے کے بارے میں کہ زید فیصل آباد کا رہائشی ہے۔ اس کے والدین، بیوی اور بچے فیصل آباد میں ہیں۔ گھر بھی اس کا ذاتی ہے۔ وہ ملازمت کے لیے ہر ہفتے پانچ دن کے لیے اسلام آباد جاتا ہے۔ دو دن کے لیے فیصل آباد آتا ہے۔ اس نے اسلام آباد میں بھی دوسری شادی کر لی ہے۔ وہاں اس نے ذاتی گھر بھی لے لیا ہے اور دوسری بیوی کو ہمیشہ کے لیے وہیں رکھنے کا ذہن ہے۔ اب وہ ایک ہفتہ فیصل آباد اور ایک ہفتہ اسلام آباد رہائش رکھے گا۔ اس صورت میں وہ فیصل آباد اور اسلام آباد میں سے کہاں قصر نماز پڑھے گا اور کہاں پوری؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَ الصَّوَابِ

پوچھی گئی صورت میں فیصل آباد اور اسلام آباد دونوں شہروں میں زید پوری نماز ادا کرے گا کیونکہ اگر کسی آدمی کی دو بیویاں ہوں اور وہ دونوں مختلف شہروں میں رہتی ہوں، تو شرعی اعتبار سے شوہر کے لیے وہ دونوں شہر وطن اصلی ہوں گے، لہذا ان میں سے جس جگہ بھی جائے گا، مقیم ہی کہلائے گا اور پوری نماز پڑھے گا۔

اگر کسی کی دو بیویاں دو مختلف شہروں میں رہتی ہوں، تو شوہر کے لیے وہ دونوں شہر وطن اصلی ہوں گے، جیسا کہ فقیہ النفس امام قاضی خان اُوزجندی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات:593ھ/1196ء) لکھتے ہیں: "ان تاھل بھما کان کل واحد من الموضعین وطنا اصلیا له" ترجمہ: اگر وہ شادی کرکے (بیویاں) دونوں شہروں میں رکھے، تو دونوں جگہوں میں سے ہر ایک جگہ اس کے لیے وطن اصلی ہوگی۔ (فتاوی قاضی خان، جلد 1، صفحہ 148، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ، بیروت)

علامہ خُسرو رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات:885ھ/1480ء) لکھتے ہیں: "(قوله فإن اتخذ وطنا اصليا

آخر)اي ولم يبق له بالأول اهل إذلوبقي كان كل منهما وطنا اصليا له"ترجمہ:اگر کسی نے دوسری جگہ کو وطن اصلی بنالیا کہ پہلی جگہ پر اس کے اہل (جیسے بیوی وغیرہ) موجود نہ ہو(تو اب پہلی جگہ اس کے لیے وطن اصلی نہ رہی)البتہ اگر(پہلی جگہ کو وطن اصلی بنایا)اور دوسری جگہ میں اس کے اہل (جیسے بیوی وغیرہ)موجود ہوں،تو دونوں جگہوں میں سے ہر ایک اس کے لیے وطن اصلی ہوگی۔(دُرر الحکام شرح غرر الاحکام،جلد1،صفحہ135،مطبوعہ داراحیاء الکتب العربیہ)

شوہر دو شہروں میں سے جس میں بھی داخل ہوگا،مقیم کہلائے گا یعنی پوری نماز پڑھے گا،جیسا کہ علامہ ابنِ عابدین شامی دِمشقی رَحْمَۃُاللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ(سالِ وفات:1252ھ/1836ء)لکھتے ہیں:"لو کان له اهل ببلدتين فايتهما دخلها صار مقيما"ترجمہ:اگر اس کی اہل (بیویاں) دو شہروں میں ہوں،تو ان میں سے جس شہر میں بھی جائے گا مقیم ہو جائے گا۔(ردالمحتار،جلد2،صفحہ739،مطبوعہ کوئٹہ)

صدر الشریعہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُاللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ(سالِ وفات:1367ھ/1947ء)لکھتے ہیں:"مسافر نے کہیں شادی کرلی،اگرچہ وہاں پندرہ دن ٹھہرنے کا ارادہ نہ ہو،مقیم ہوگیا اور دو شہروں میں اس کی دو عورتیں رہتی ہوں،تو دونوں جگہ پہنچتے ہی مقیم ہو جائے گا۔"(بہار شریعت،حصہ4،صفحہ751،مطبوعہ مکتبۃ المدینہ،کراچی)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.daruliftaahlesunnat.net
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net